جامعہ علومِ اثریہ کی حفظِ قرآن مجید کی تقریب میں صوبہ کنہڑ (افغانستان) کے گورنر مولانا سمیع اللہ خان کی شرکت

قرآنِ مجید ایک عالمگیر ضابطۂ حیات ہے۔ اس پر عمل کرنے والی قومیں ترقی کرتی ہیں، جبکہ اسے پسِ پشت ڈالنے والی قومیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ اِن خیالات کا اظہار رئیس جامعہ علومِ اثریہ، نائب امیر مرکزی جمعیت اہلِ حدیث پاکستان، رئیس التحریر "حرمین" علامہ محمد مدنی نے جامعہ علومِ اثریہ میں منعقدہ حفاظِ کرام میں انعامات کی تقسیم کے سلسلہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یاد رہے کہ امسال جامعہ کے شعبۂ حفظ میں چودہ طلباء نے قرآنِ پاک مکمل حفظ کیا ہے۔ اس تقریب میں وفاقی وزیر مذہبی امور افغانستان، صوبہ کنہڑ کے گورنر اور جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کے امیر مولانا سمیع اللہ خاں نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ علامہ محمد مدنی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآنِ پاک حفظ کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ اور دُنیا میں یہ واحد کتاب ہے جس کے حفظ کرنے والوں کی تعداد لاکھوں نفوس پر مشتمل ہے اور جس میں آج تک کوئی ردّو بدل نہیں ہوا۔ انھوں نے کہا کہ حافظِ قرآن کے والدین کو قیامت کے دن سونے کا تاج پہنایا جائے گا اور حافظِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا چلا جا اور جنت کے مراتب طے کرتا چلا جا ——— جہاں تیرا قرآن مکمل ہوگا، وہی تیری منزل ہوگی۔ صوبہ کنہڑ (افغانستان) کے گورنر مولانا سمیع اللہ خان نے عربی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ——— میں جامعہ کے ان ننھے مُنّھے طلباء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنھوں نے چھوٹی سی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کیا۔ انھوں نے کہا کہ جامعہ میں آکر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ یہاں صرف افغانستان کے طلبا ہی نہیں، بلکہ دیگر بہت سے ملکوں سے تعلق رکھنے والے طالب علم، جن میں انڈونیشیا، ملائیشیا، چائنا اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے طلباء شامل ہیں، بھی زیرِ تعلیم ہیں اور بڑی محنت اور لگن سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انھوں نے رئیس الجامعہ اور جامعہ کے منتظمین کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور

کہا کہ یہ سارا سہرا مولانا محمد مدنی کے سر پر ہے، جن کی کاوشوں سے دور دراز سے آئے ہوئے طلباء بھی اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ الحمدللہ افغانستان کا جہاد جب شروع ہوا تو یہ خالص اسلامی جہاد تھا اور سب سے پہلے ہم نے صوبہ کنھڑ کو روسی تسلط سے آزاد کرایا اور وہاں پر صحیح اسلامی نظام نافذ کیا، مگر بدقسمتی سے افغانستان مکمل آزاد ہونے کے بعد اپنوں اور غیروں کی ریشہ دوانیوں سے جہاد کے ثمرات سے صحیح طور پر مستفید نہ ہوسکا۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے افغانستان کی مرکزی حکومت میں شمولیت صرف اس شرط پر کی ہے کہ پورے ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ تقریب سے شیخ الحدیث مولانا پیر محمد یعقوب قریشی، مدیر الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے بھی خطاب کیا۔ مہمانِ خصوصی کی عربی تقریر کے ترجمہ کے فرائض جامعہ کے استاذ مولانا محمد ادریس نے سرانجام دیئے۔ آخر میں مہمانِ خصوصی نے قرآن پاک حفظ کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔

جامعہ علوم اثریہ میں سنن نسائی کی تقریب

مؤرخہ ۱۰ جنوری بروز سوموار جامعہ علوم اثریہ میں الصف الرابع کی تکمیل سنن نسائی کے موقع پر ایک تقریب منعقد ہوئی۔ سنن نسائی کی آخری حدیث پر درس حضرت مولانا سید محمد اکرم صاحب شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ اہل حدیث گوجرانوالہ نے ارشاد فرمایا۔ انھوں نے امام نسائی رح کی علمِ حدیث میں محنت کو سراہا اور زبردست خراجِ تحسین پیش کیا کہ انھوں نے ایک مسئلہ کی تمام روایات کو ایک جگہ جمع کرکے عام طلباء حدیث کے لیے بڑی آسانی پیدا فرمادی ہے۔ درس کے آخر میں تمام طلباء میں پھل تقسیم کیا گیا اور تمام اساتذہ کرام کی شاندار ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا۔

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث (چوک اہلحدیث) میں احتجاجی جلسہ کا انعقاد

جمعیت اہلِ حدیث نے قوم کو عورت کی حکمرانی کی نحوست سے بچانے کے لیے انتخابات میں مسلم لیگ (نواز شریف گروپ) کی حمایت کا متفقہ فیصلہ کیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز راہنما مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری نے جامعہ علوم اثریہ کے

زیرِ اہتمام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث، چوک اہل حدیث میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس جلسہ کی صدارت نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم علامہ محمد مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ خلیج کی جنگ کے موقع پر بھی نام نہاد دینی جماعتیں عالمِ اسلام کے بدترین ڈکٹیٹر صدام حسین کی حمایت میں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں، اور جس طرح اس وقت ان کا موقف غلط تھا، ایسے ہی حالیہ انتخابات میں بھی "سولو فلائٹ" کا فیصلہ عاقبت نا اندیشانہ تھا۔ نوشتۂ دیوار، جسے ایک عام سادہ مسلمان بھی صاف پڑھ رہا تھا، ان جماعتوں کے بڑے بڑے جغادری لیڈر بھی نہ پڑھ سکے، جب کہ خود ان جماعتوں کے عام کارکنوں نے بھی اپنی جماعت کو ووٹ دے کر ضائع کرنے کی بجائے نواز شریف کو ووٹ دیے۔ انھوں نے کہا کہ ان مفاد پرست مذہبی بہروپیوں کی وجہ سے پوری دُنیا میں اسلام بدنام ہوا، جس کی تمام تر ذمہ داری ان جماعتوں کے لیڈروں خصوصاً قاضی حسین احمد پر عائد ہوتی ہے۔ انھوں نے اسلام اور پاکستان دشمن طاقتوں کا آلۂ کار بن کر نواز شریف کے دوبارہ برسرِ اقتدار آنے کا راستہ روکا، جس کے نتیجہ میں پاکستان میں دوبارہ ایک عورت کی حکمرانی مسلط ہوئی۔ حالانکہ اِس بارہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واضح احکامات موجود ہیں، خصوصاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ فارس (ایران) پر ایک عورت حکمرانی کر رہی ہے، تو آپؐ نے فرمایا: "لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً" وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے ایک عورت کو اپنا سربراہ بنا لیا۔" انھوں نے کہا کہ حالات نے جمعیت اہل حدیث کے اس دُور اندیشانہ فیصلہ پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔ انھوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اپنے قائد پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں عورت کی حکمرانی کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ مذہبی جماعتوں کے لیڈروں کو اب بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور عورت کی حکمرانی کی حمایت سے دستبردار ہو جانا چاہیے، وگرنہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت ان کے لیے زیاں کا باعث ہوگی۔

جلسہ میں مولانا محمود الحسن غضنفر خطیب چکوال نے پشاور میں جمعیت اہل حدیث کے جلوس پر پولیس کے وحشیانہ لاٹھی چارج اور آنسو گیس کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ انھوں نے کہا کہ مسجد بنانا کوئی جرم نہیں ہے، آئینِ پاکستان میں ہر فرقہ کے لوگوں کو عبادت گاہ بنانے کا حق دیا گیا

ہے۔ پشاور کا وہ ڈی ایس پی، جو اللہ کا گھر بنانے میں رکاوٹ بنا ہے، اسے فوراً معطل کر کے لائن حاضر کیا جائے ۔ مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے اور جماعت اہل حدیث کے ممتاز راہنما مولانا عبدالعزیز نور ستانی کو فوراً رہا کیا جائے، وگرنہ حالات کے بگڑنے کی مکمل ذمہ داری پشاور پولیس پر ہوگی۔ جلسہ سے قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، میاں محمود عباس (پتوکی)، مولانا محمود قاسم (اسلام گڑھ)، مدیر الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا محمد اکرم جمیل و مدیر جامعہ اثریہ للبنات حافظ احمد حقیق نے بھی خطاب کیا۔

جامعہ علوم اثریہ سے فارغ ہونے والے طلباء

امسال جامعہ علوم اثریہ سے درج ذیل طلباء نے فراغت پائی :

۱۔ عبدالرؤف ۔ راولپنڈی
۲۔ عبدالعزیز ۔ قصور
۳۔ عبدالرحمن زاہد ۔ جہلم
۴۔ سعید صفدر ۔ گجرات
۵۔ محمد احمد ۔ بہاولپور
۶۔ شبیر داد خاں ۔ افغانستان
۷۔ عبداللہ ۔ افغانستان
۸۔ ممتاز احمد ۔ ملائشیا
۹۔ عصمت فوزی ۔ لیبیا
۱۰۔ فخرالرازی ۔ انڈونیشیا
۱۱۔ متاعین ۔ انڈونیشیا
۱۲۔ میدی ایلہ ۔ انڈونیشیا
۱۳۔ محمد داؤد محمدی ۔ افغانستان
۱۴۔ ابومسعود ۔ انڈونیشیا
۱۵۔ عبدالغنی ۔ ملائشیا

حفظِ قرآنِ مجید مکمل کرنے والے طلباء

جبکہ درج ذیل حفاظِ کرام نے جامعہ سے اس سال حفظِ قرآن کی تعلیم مکمل کی :

۱۔ عبدالرحیم ۔ جہلم ۔
۲۔ عبدالرحمن شاکر ۔ جہلم ۔
۳۔ عبدالرحمن بن عبدالرحیم ۔ جہلم
۴۔ محمد ارشد ۔ ساہیوال
۵۔ عبدالحفیظ ۔ افغانستان
۶۔ عبدالسلام ۔ افغانستان

۷- عبدالودود - افغانستان	۱۱- سعیدالرحمان - کالاباغ
۸- جمال دین - افغانستان	۱۲- واجد حسین - راولاکوٹ
۹- رضوان اللہ - بشگرام	۱۳- محمد ابراہیم - انڈونیشیا
۱۰- فضل امین - پشاور	۱۴- محمد حسن - افغانستان

اخبار الجامعہ ملکی اخبارات کے حوالے سے!

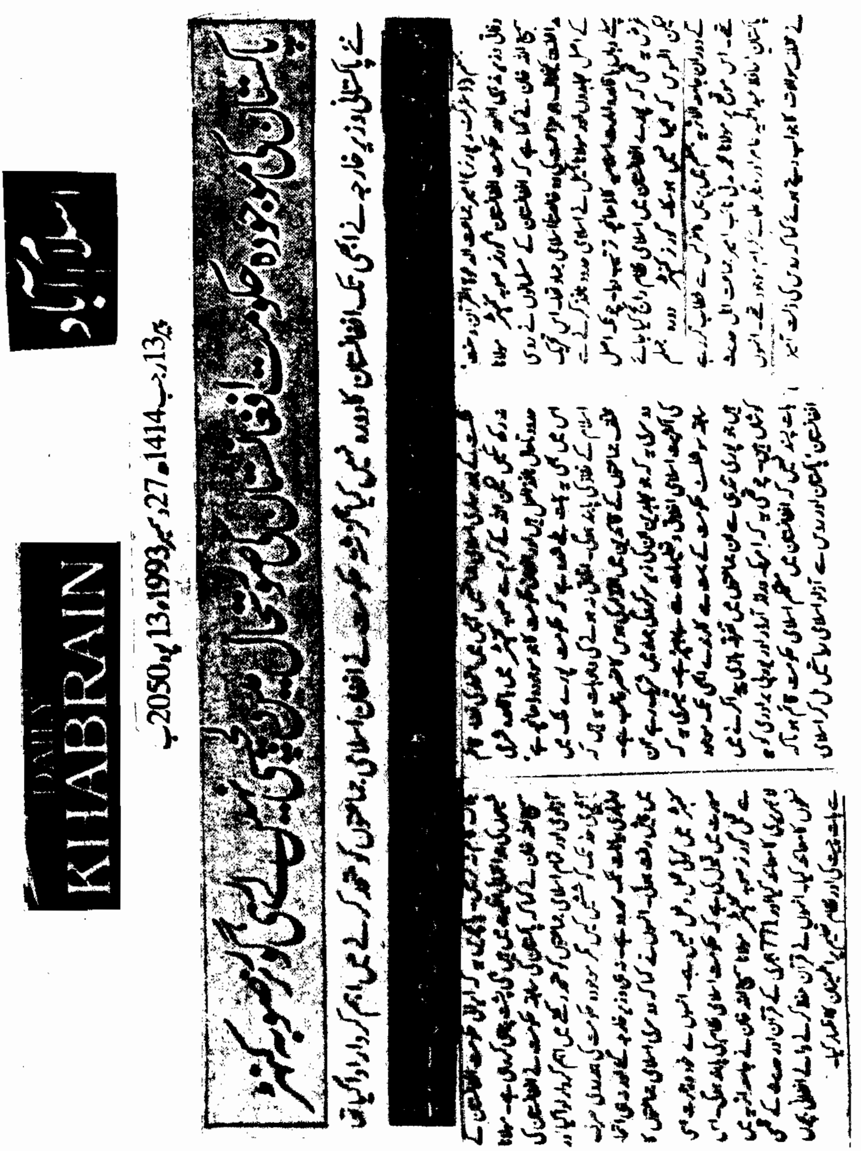
DAILY KHABRAIN

اسلام آباد

پیر 13 رجب 1414ھ 27 دسمبر 1993ء 13 پ 2050 ب

پاکستان کی موجودہ حکومت افغانستان کی صورتحال میں دلچسپی نہیں لے رہی گورنر صوبہ کنہڑ

نئے پاکستانی وزیر خارجہ نے ابھی تک افغانستان کا دورہ نہیں کیا گزشتہ حکومت نے افغان اسلامی جماعتوں کو متحد کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا

جہلم (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت الدعوۃ القرآن و سنۃ وفاقی وزیر مذہبی امور حکومت افغانستان گورنر صوبہ کنہڑ مولانا سمیع اللہ خان نے کہا ہے کہ افغانستان کے مسلمانوں نے روسی مداخلت کے خلاف جو مزاحمت کی وہ خالصتاً اسلامی جہاد تھا۔ اس تحریک کے اصل مجاہدوں اور مولانا جمیل نے اسلامی حدود نافذ کرنے سے پہلے وہاں باقاعدہ امارت اسلامیہ کا ڈھانچہ ترتیب دیا۔ چونکہ اصل غرض یہ تھی کہ پورے افغانستان میں اسلامی نظام رائج کیا جائے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوسکا گورنر کنہڑ دورہ جہلم کے دوران جامعہ الاثریہ جہلم میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا محمد مدنی نائب امیر جماعت اہل حدیث پاکستان، حافظ عبدالحمید عامر اور دیگر علمائے کرام موجود تھے۔ انہوں نے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ روس کی ذلت آمیز شکست کے بعد ساری اسلامی جماعتیں آپس میں متحد تھیں۔ قائم مذاکرہ کہ شیخ جمیل اللہ کے کرم سے صوبہ کنہڑ میں باقاعدہ شرعی حدود مکمل نافذ العمل ہیں اور افغان حکومت کا جو موجودہ ڈھانچہ ہے اس میں بھی یہ بات طے شدہ ہے کہ حکومت پورے ملک میں اسلام کے نفاذ کی پابند ہوگی۔ اتفاق نہ ہونے کی وجوہات یہ ہیں کہ مختلف جماعتوں کے قائدین میں اقتدار کی ہوس کا عنصر غالب ہے۔ دوسری یہ کہ جو مجاہدین ان کی زیر سرکردگی جہاد میں شریک رہے ان کی اکثریت اسلامی اخلاق و تعلیمات سے ناواقف ہے۔ تیسری یہ کہ سابقہ سوشلسٹ حکومت کے بہت سے کارندے ابھی تک موجود ہیں جو پوری تندہی سے ان جماعتوں میں تفرقہ بازی پیدا کرنے میں کوشاں ہیں۔ چوتھی یہ کہ امریکہ، ورلڈ آرڈر اور یورپی برادری کو یہ بات پسند نہیں کہ افغانستان میں مستحکم اسلامی حکومت قائم ہو تاکہ افغانستان، پاکستان اور روس سے آزاد اسلامی ریاستیں مل کر اسلامی بلاک قائم نہ کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی حکومت افغانستان کے شیعوں کی مدد اور اتحاد میں ان کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ مولانا سمیع اللہ خان نے کہا کہ پاکستان کی سابقہ حکومت نے افغانستان کی آزادی اور تمام اسلامی جماعتوں کو متحد رکھنے میں اہم کردار ادا کیا اور کافی حد تک کوششیں کیں مگر موجودہ حکومت کی ہمدردی صرف اظہاری بیانات تک محدود ہے۔ نئے وزیر خارجہ کے دورے کی اتحاد میں کوئی رفتہ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ دوسری اسلامی جماعتوں کا کنہڑ میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ انہوں نے خود وہاں کی صورت میں قبول کی ہے کہ حکومت اسلامی نظام کی پابند ہوگی۔ اس سے قبل گورنر صوبہ کنہڑ مولانا سمیع اللہ خان نے جامعہ اثریہ میں لائبریری کا معائنہ کیا اور ۷۷۱ ہجری کے قرآن اور حدیث کے قلمی نسخوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے قرآن حفظ کرنے والے افغانی بچوں سے بات چیت کی اور نظام تعلیم پر اطمینان کا اظہار کیا۔

DAILY
NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI

پیر 13 رجب المرجب 1414ھ
27 دسمبر 1993ء 13 پوہ 2050 ب

افغانستان میں انتشار کے باعث اسلامی نظام نافذ نہیں کیا جا سکا

یہود اور یورپی برادری مستحکم اسلامی حکومت کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ سمیع اللہ

(نامہ نگار) امیر جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ وفاقی وزیر مذہبی امور حکومت افغانستان گورنر صوبہ کنہڑ مولانا سمیع اللہ نے کہا ہے کہ افغانستان کے مسلمانوں نے روسی جارحیت کے خلاف جو مزاحمت کی وہ خالصتاً اسلامی جہاد تھا جس کے نتیجہ میں سب سے پہلے صوبہ کنہڑ آزاد کرا لیا گیا۔ اس تحریک کے اصل مجاہدوں اور مولانا جمیل الرحمان نے اسلامی حدود نافذ کرنے سے پہلے وہاں باقاعدہ امارت اسلامیہ کا ڈھانچہ ترتیب دیا چونکہ اصل غرض یہ تھی کہ پورے افغانستان میں اسلامی نظام رائج کیا جائے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکا۔ گورنر کنہڑ دورہ جہلم کے دوران جامعہ علوم الاثریہ جہلم میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر [illegible] محمد مدنی نائب امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان اور حافظ عبدالحمید عامر اور دیگر علمائے کرام موجود تھے۔ انہوں نے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ روس کی ذلت آمیز شکست کے بعد سارے اسلامی جماعتیں آپس میں اتحاد کی فضا قائم نہ رکھ سکیں لیکن اللہ کے کرم سے صوبہ کنہڑ میں باقاعدہ شرعی حدود کامل نافذ العمل ہیں اور افغانی حکومت کا جو موجودہ ڈھانچہ ہے اس میں بھی یہ بات طے شدہ ہے کہ حکومت پورے ملک میں اسلام کے نفاذ کی پابند ہو گی۔ اتفاق اس لئے نہیں ہو سکا پہلی وجہ یہ ہے کہ مختلف جماعتوں کے قائدین میں اقتدار کی ہوس کا عنصر غالب ہے۔ دوسری یہ کہ جو مجاہدین ان کی زیر سرکردگی جہاد میں شریک رہے ہیں ان کی اکثریت اسلامی اخلاق و تعلیمات سے بے بہرہ ہیں۔ تیسری یہ کہ سابقہ سوشلسٹ حکومت کے بہت سے کارندے ابھی تک موجود ہیں۔ مذہبی جماعتوں میں فرقہ بندی پیدا کرنے میں کوشاں ہیں۔ یہودی اور یورپی برادری کو یہ بات پسند نہیں کہ افغانستان میں مستحکم اسلامی حکومت قائم ہو تاکہ افغانستان پاکستان اور روس سے آزاد اسلامی ریاستیں مل کر اسلامی بلاک قائم کر [illegible] ایرانی حکومت افغانستان کے شیعوں کو جو انتہائی اقلیت میں ہیں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ مولانا سمیع اللہ خان نے کہا کہ پاکستان کی سابقہ حکومت نے افغانستان کی آزادی اور تمام اسلامی جماعتوں کو متحد رکھنے میں اہم کردار ادا کیا اور آخری دم تک کوششیں کیں مگر موجودہ حکومت [illegible] اور نہ ہی اتحاد [illegible] پیش رفت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ دوسری اسلامی جماعتوں کا صوبہ کنہڑ میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ انہوں نے [illegible] کہ حکومت اسلامی نظام کی پابند ہوگی۔ اس سے قبل دورہ صوبہ کنہڑ مولانا سمیع اللہ خان نے جامعہ اثریہ میں [illegible] کا معائنہ کیا اور [illegible] کے قرآن اور حدیث کے [illegible] کا معائنہ کیا۔ انہوں نے قرآن حفظ کرنے والے افغان بچوں سے بات چیت کی اور نظام تعلیم پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ صوبہ کنہڑ میں تمام مدارس [illegible] تعاون سے چل رہے ہیں۔ [illegible] پشاور میں [illegible] ۲۰ طالب علم فارغ التحصیل ہوئے جن میں سے [illegible] یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا ہے۔

THE DAILY JANG RAWALPINDI ***

DAILY
KHABRAIN

DAILY
NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI

منگل 28 رجب 1414ھ 11 جنوری 1994ء 28 پوہ 2050

باران رحمت کیلئے نماز استسقاء

جہلم (ڈسٹرکٹ رپورٹر) خشک سالی کے خوف میں مبتلا لوگوں کی بڑی تعداد نے برلب دریا گھاٹ میں باران رحمت کے نزول کیلئے نماز استسقاء ادا کی جس کا اہتمام جامعہ علوم اثریہ نے کیا پرنسپل حافظ عبدالرحمان فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کیا نماز استسقاء کی امامت کے فرائض مولانا شفیق الدین خطیب جامع مسجد نے انجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی گئی کہ اپنے بندوں کو خشک سالی کے عذاب سے نجات دلائے۔

جہلم میں نماز استسقاء

جہلم (نمائندہ جنگ) خشک سالی کے خوف میں مبتلا لوگوں کی بڑی تعداد نے برلب دریا جوبلی گھاٹ میں باران رحمت کے نزول کے لئے نماز استسقاء ادا کی جس کا اہتمام جامعہ علوم اثریہ نے کیا پرنسپل حافظ عبدالحمید عامر فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کیا نماز استسقاء کی امامت کے فرائض مولانا محمد شفیق الدین خطیب جامع مسجد نے انجام دیئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی گئی کہ اپنے بندوں کو خشک سالی کے عذاب سے نجات دلائے۔